فیضانِ پیر پٹھان

خواجہ محمد سلیمان تونسوی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ پیر پٹھان

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ بچہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے

کوہِ درگ میں ایک صاحبِ کشف ❁ بزرگ رہا کرتے تھے، جب بذریعہ کشف انہیں معلوم ہوا کہ اس علاقے میں ایک بچہ ہے جو مُستقبِل میں زمانے کا غوث بنے گا تو انہوں نے اس بچے کی خدمت اپنے معمولات میں شامل کرلی، جب کسی نے اس کی حکمت پوچھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس بچے کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو، یہ بچہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور محبوب لوگوں میں سے ہوگا اور اس پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تمام جہاں اس کے نور سے مُنوَّر ہوگا، یہ

❁ اشیاء جس طرح واقع اور حقیقت میں ہیں اسی طرح ان کے متعلق خبر دینا ”کشف“ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۵۱ ماخوذا)

بچہ اَوَّلین اورآخِرین کا فخر ہو گا نیز میرا جنازہ بھی یہی پڑھائے گا اور حق تعالیٰ اس کی برکت سے میری مغفرت فرمائے گا۔" وہ شخص یہ بات سُن کر بہت حیران ہوا۔ جب صاحبِ کشف بزرگ کا انتقال ہوا اور آپ کو غسل دے کر نمازِ جنازہ کے لئے لایا گیا تو امام صاحب کا اِنْتِظار ہونے لگا۔ سُوال کرنے والے کے دل میں یہ خیال آیا کہ اِن بزرگ نے کیسے کہا تھا کہ وہ بچہ میرا جنازہ پڑھائے گا؟ جنازہ تو تیار ہے مگر اس کا نام ونشان تک نہیں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک نوجوان کا یہ سُوال کانوں سے ٹکرایا: یہ جنازہ کس کا ہے؟ نوجوان کو بتایا گیا کہ یہ وہ بزرگ ہیں جو بچپن میں آپ کی خدمت کیا کرتے تھے یہ سُن کر نوجوان خود ہی آگے بڑھا اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بزرگ کی پیش گوئی کی صداقت دیکھ کر سوال کرنے والا بھی اس نوجوان کی عظمت کا مُعْتَرِف ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بزرگ کی تمام پیش گوئیاں درست ثابت ہوئیں اور زمانے نے اس نوجوان کے بلند مقام و مرتبے کو مُلاحظہ کیا۔[(2)]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلند مقام مرتبہ پا کر اَوَّلین و آخِرین کے فخر کا مِصْدَاق بننے والی وہ شخصیت "سلطانُ العَارِفین، برہانُ العَارِفین، دلیلُ الوَاصِلین پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سُلیمان تونسوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" ہیں اور جس بزرگ نے ان کے بلند رُتبہ ہونے کی خوش خبری بچپن میں دی تو وہ اُس زمانے کے عَارِف بِاللہ تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ باسعادت

غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی نظامی تونسوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۱۸۴ھ مطابق 71-1770ء میں گڑگوجی، ضلع لورالائی (بلوچستان، پاکستان) میں ہوئی۔[3] آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت سے قبل ایک مَجْذُوب نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش، غوثِ زماں اورآپ کی ذاتِ بابرکات سے مخلوقِ خدا کے فیض یاب ہونے کی بشارت دی تھی۔[4]

نام ونسب اور حلیہ مبارک

آپ کا نام "محمد سلیمان" ہے لوگ آپ کو "پیر پٹھان" کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق افغانی قوم "جعفر" کے قبیلۂ رمدانی سے ہے۔[5] آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رنگ گندمی، چہرہ گول اورچاند کی طرح چمک دار تھا، پیشانی کُشادہ تھی جس پر سجدوں کی کثرت کانشان نمایاں تھا،ناک زیادہ باریک تھی، ابرو باہم ملے ہوئے نہ تھے، آنکھیں بہت خوب صورت تھیں جن میں سرمہ لگانے سے حُسن میں مزید اضافہ ہوجاتا تھا۔دونوں گال بھرے ہوئے تھے،ہونٹ سُرخ، دندان مبارک مُتَوازِن اور داڑھی گھنی تھی، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراز قد تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شکل وصورت پیرانِ پیر غوثِ اعظم مُحی الدِّین حضرت سیِّدنا عَبْدُ القَادِر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملتی جلتی تھی۔[6]

والدین کریمین

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا اسمِ گرامی "زَکَرِیَّا" اور والدہ کا مبارک

نام ”زلیخا“ ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے والدِ مُحْتَرَم علم و فضل کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے بچپن میں ہی والدِ مُحْتَرَم کا انتقال ہو گیا تھا اسی لئے آپ کی تعلیم و تربیت والدہ مُحْتَرَمہ کے زیرِ سایہ ہوئی۔(7)

تعلیم و تربیت

والدہ ماجدہ نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو چار برس کی عمر میں تعلیمِ قرآن کے کے لئے مدرسے میں داخل کیا، حِفْظ و ناظرہ کی تکمیل کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تونسہ تشریف لے گئے اور حضرت میاں حسن علی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ مزید تعلیم کے لئے ”لانگھ“❁ اور پھر علم و حکمت کے مرکز ”کوٹ مٹھن شریف (ضلع رحیم یار خان)“ کا سفر کیا اور کوٹ مٹھن شریف میں شیخِ طریقت حضرت قاضی محمد عاقل چشتی نظامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه❁❁ کے صاحبزادے حضرت

❁ لانگھ مقامِ تونسہ سے پانچ کوس مشرق کی جانب دریائے سندھ کے کنارے واقع تھا۔

❁❁ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی ولادت ۱۱۴۹ ہجری مطابق 1736ء میں ہوئی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نسباً ”فاروقی“ ہیں، آپ کے خاندان کو علم و عمل، زہد و تقویٰ اور شرافت و دیانت میں امتیازی مقام حاصل ہے، خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے مرید و خلیفہ ہیں نیز دادا مرشد حضرت خواجہ فخر الدین چشتی نظامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے بھی خلافت حاصل ہے۔ درس و تدریس، عبادت و ریاضت، مہمان نوازی اور طلبہ کی خیر خواہی آپ کے معمولات میں شامل تھی۔ ۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۲۲۹ھ مطابق 24 جنوری 1813ء میں وصال ہوا۔ مزار مبارک کوٹ مٹھن ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرجعِ خاص و عام ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۰۹ تا ۱۱۳ ملخصا)

علامہ خواجہ احمد علی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ* کے زیرِ اِنْتِظَام درسگاہ میں داخل ہوکر علمِ دین حاصل کرنے میں مصروف ہوگئے اور اساتذہ کی شفقت اور رات دن کی کوشش سے مُرَوّجہ علوم پر دسترس حاصل کی۔(8)

استاذِ گرامی کی وصیت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذِ گرامی (جنہیں حاجی صاحب کہا جاتا تھا) زبردست عالِم دین اور بہت بڑے ولیٔ کامل تھے۔ حضرت محمد خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ عرصہ اُن سے پڑھا۔ حاجی صاحب نے کشف کے ذریعے اپنے اس بلند رُتبہ شاگرد کی زندگی کے حالات جانے اور ایک روز زندگی کے یہ مَرَاحِل آپ کے سامنے بیان کردیئے: ”آپ پہلے تونسہ شریف پھر لانگھ اور اس کے بعد کوٹ مٹھن جاکر علم حاصل کریں گے وہاں ”مہار“ سے ایک کامل بزرگ آئیں گے، آپ ان سے بیعت کریں گے وہ آپ کو خلافت عطا کریں گے اور آپ پھر تونسہ شریف آکر خلقِ خدا کو حق تعالٰی کا راستہ بتائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بلند مرتبہ اور اعلٰی درجہ عطا فرمائے گا۔“ پھر حاجی صاحب نے اپنے بیٹے کے متعلق یہ تین وصیتیں فرمائیں: ”(1) میرے بیٹے کو تعلیم دینا۔ (2) جب تک یہ زندہ رہے اس کی ضروریات

---

* آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی وانکساری کے پیکر، اعلٰی درجے کے متقی اور ظاہری و باطنی علوم میں دسترس رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے آباء و اجداد کی قائم کردہ درسگاہ کو اس قدر ترقی دی کہ برِعظیم پاک ہند کے کونے کونے سے علمِ دین کے شائقین اس درسگاہ کی جانب کھنچے چلے آئے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۱۱۴ تا ۱۱۶ ملخصا)

کا خیال رکھنا۔(3) میرے بیٹے کے نزع کے وقت حاضر ہو کر اس کے ایمان کو شیطان لعین سے بچا لینا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے استادِ مُحْتَرَم کی اس وصیت کو قبول فرمایا۔ استاذِ گرامی کے زبان سے نکلی ہوئی ہر بات حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔[9]

یہ خیانت ہے

انسان کی تربیت میں استاد کا کردار بہت اہم ہے کیوں کہ استاد انسان کی علمی ترقی اور اخلاق و کردار سنوارنے کا سبب بنتا ہے جس کی بدولت انسان معاشرے میں بلند مقام و مرتبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اسی لئے ایسے مُحْسن کی بے ادبی دنیا و آخرت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک سیرت کا ایک روشن پہلو استاذِ گرامی کا ادب بھی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا اساتذۂ کرام کا نہایت ادب کرتے، اگر اُن کی جانب سے کوئی کام سُپرد کیا جاتا تو اُسے ان کے فرمان کے مطابق بجالاتے اور اس میں معمولی سی کوتاہی یا اُکتاہٹ کو خیانت سے تعبیر فرماتے چنانچہ

ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذِ گرامی حضرت مولانا ولی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ اور آپ کے ہم سبق صالح محمد قریشی کو درختوں سے بیر لانے کے لئے بھیجا چنانچہ دونوں بیر توڑنے چلے گئے جب بیر توڑ چکے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رفیق نے کہا: پکے ہوئے بیر ہم کھا لیتے ہیں اور کچے بیر استاد صاحب کے لئے لے جاتے ہیں ورنہ روزانہ استاد صاحب کی یہ (یعنی بیر توڑ کر لانے کی) فرمائش رہے گی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ تجویز قبول نہ کی اور اُس سے طویل مُباحثہ کرنے کے بجائے ایک جملے میں اپنے رفیق کی اصلاح فرمائی: یہ خیانت ہے۔(10)

لوگ اُس وقت دیانت دار تھے

کفارِ مکہ اگرچہ رحمتِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدترین دشمن تھے مگر اس کے باوجود حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امانت و دیانت پر کفار کو اس قدر اِعْتِمَاد تھا کہ وہ اپنے قیمتی مال و سامان کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس امانت رکھتے تھے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امانت داری کی یہ شان تھی کہ آپ نے اس وقت بھی ان کفار کی امانتیں واپس پہنچانے کا انتظام فرمایا جب وہ جان کے دشمن بن کر آپ کے مُقدّس مکان کا مُحاصَرہ کئے ہوئے تھے۔(11) جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زمانۂ طالب علمی تھا تو اس وقت دیانت داری کی اِس عظیم سُنّت پر لوگ عمل پیرا تھے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس وقت ہم تونسہ شریف کی بگی مسجد میں اپنے استاد میاں حسن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھتے تھے وہ بارہویں صدی تھی اُس وقت لوگوں میں دنیا کی اس قدر محبت نہ تھی جواب تیرہویں صدی میں ہے نیز بدگمانی، فریب، مکر، بددیانتی، امانت میں خیانت اتنی نہ تھی جتنی آج کل ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں کی دیانت داری کی یہ حکایت بیان فرمائی: ہم چند لڑکے اس مسجد میں پڑھتے تھے، ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے یہ کہہ کر اپنی رقم ہماری جانب بڑھائی: میں کہیں جارہا ہوں میری یہ امانت آپ کے پاس

رہے گی۔ ہم نے کہا: اپنی رقم مسجد کے طاق میں رکھ دو۔ چنانچہ وہ رقم وہاں رکھ کر چلا گیا جب کافی عرصے بعد وہ آیا اور اس طاق سے رقم لے کر گئی تو وہ اُتنی ہی تھی جتنی وہ چھوڑ کر گیا تھا۔[12]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے معاشرے میں بے چینی، بے اعتمادی اور بے برکتی عام ہونے کا بہت بڑا سبب **دیانت داری کی کمی اور خیانت میں اضافہ** ہے۔ یاد رکھئے! خیانت منافقت کی علامات میں سے ایک ہے چنانچہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ منافق ہو گا: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (3) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔“[13] لٰہذا خیانت سے بچنے اور دیانت داری اپنانے کی نیّت کیجئے، اس کی بدولت ذہنی اور قلبی سکون میسر آئے گا اور یہ مبارک عادت دنیا و آخرت میں نجات کا سبب بن جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی کا ذکرِ خیر

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۴ رمضانُ المبارک ۱۱۴۲ھ مطابق 2 اپریل 1730ء کو ہوئی۔[14] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادر زاد ولی تھے اسی لئے شیر خوارگی کے باوجود رمضانُ المبارک میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرمایا۔[15] حفظِ قرآن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید تعلیم کے لئے پاکپتن شریف، مرکز الاولیا لاہور اور دہلی کا سفر کیا۔ دہلی پہنچ

کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ فخر الدین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں داخل ہوئے کر تمام مُروّجہ علوم کی تکمیل کی۔ سفرِ دہلی کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ فخرُ الدّین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ شب و روز مُرشِدِ کریم کی خدمت میں رہا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ چھ ماہ مہار شریف (نزد چشتیاں، ضلع بہاولنگر) میں قیام فرماتے اور چھ ماہ دہلی میں مُرشِدِ پاک کی بارگاہ میں گزارتے[16] ایک مرتبہ حضرت شاہ فخرُ الدّین چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے ارشاد فرمایا تھا: نور محمد! اللہ کی مخلوق ایک دن تجھ سے بہت کچھ حاصل کرے گی۔" وہ وقت بھی آیا کہ ہزاروں طالبانِ حق نے آپ کے درِ دولت سے فیض پایا اور سینکڑوں نے آپ کی بدولت بلند مقام و مرتبہ حاصل کیا۔ دلوں کے حالات جان لینا آپ کی اِمتیازی خُصوصیت تھی۔ جلیلُ القدر صوفیاء آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زیرِ تربیت رہے اور ان کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان دور دور تک پھیلا۔[17] ٣ذوالحجۃ الحرام ١٢٠٥ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک مہار شریف میں انوار و تجلیات کی بارش برسا رہا ہے۔[18]

شرفِ بیعت سے سرفراز ہوئے

جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوٹ مٹھن شریف میں زیرِ تعلم تھے تو ہر سال کی طرح اس سال بھی قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوچ شریف تشریف لائے یہ خبر ملتے ہی قاضی محمد

عاقل چشتی نظامی اور آپ کے فرزند حضرت مولانا احمد علی چشتی نظامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا بھی زیارت کے لئے طلبہ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ اس دوران قبلۂ عالم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پر خصوصی کرم نوازی فرمائی اور آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو حضرت سیّد جلالُ الدّین حسین بخاری سہروردی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ٭ کے مزارِ اقدس کے سرہانے شرفِ بیعت سے نوازا۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ (19)

مرید کامل کی تلاش

فخرِ جہاں حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ٭٭ اپنے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

٭ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ولادت ۵۹۵ھ میں بخارا (ازبکستان) میں ہوئی۔ تاحیات اِعْلائے کلمۃُ الحق میں کوشاں، تبلیغِ دین میں مشغول، خلقِ خدا کی رشد و ہدایات میں مصروف رہے، بے شمار خلق آپ سے مُسْتَفِیض ہوئی، ہزارہا لوگوں نے آپ سے راہِ ہدایت پائی، سینکڑوں اقوام حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں، اسلام کی بے پناہ اشاعت ہوئی، اوچ میں خانقاہ بخاریہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ۱۹ جمادی الاولیٰ ۶۹۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک اوچ شریف (ضلع بہاول پور جنوبی پنجاب) پاکستان میں قبلۂ حاجات ہے۔ (بہاء الدین زکریا، ص ۱۰۳، ۱۰۶، اخبار الاخیار، ص ۶۱، تذکرہ اولیائے پاکستان، ۲/۲۴۳)

٭٭ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ولادت ۱۱۲۶ھ مطابق 1717ء کو اورنگ آباد (حیدر آباد دکن، ہند) میں ہوئی، والد گرامی حضرت شاہ نظامُ الدّین اورنگ آبادی چشتی نظامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور دیگر اساتذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی، والدِ گرامی سے بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ آپ کے مشہور خلیفہ ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا وصال ۲۷ جمادی الاُخریٰ مطابق 1784ء کو ہوا۔ حضرت خواجہ قُطْبُ الدّین بختیار کاکی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے قریب ہی آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا مزار

سے پہلے ہی ایک مرید کامل مقام و مرتبے اور شخصی علامات سے آگاہ کر کے اشارہ فرما چکے تھے کہ یہ ”اوچ شریف“ میں ملے گا یہی وجہ تھی کہ ہر سال حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوچ شریف تشریف لاتے اور مرشدِ کریم کے حکم کے مطابق اس مریدِ کامل کو تلاش فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مرید حضرت مولانا محمد حسین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ارشاد فرمایا: ”اے محمد حسین! تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہر سال کیوں آتا ہوں؟ پھر اس کی یہ وجہ بیان فرمائی: مَیں ایک شہباز کے شکار کے لئے آتا ہوں شاید وہ کسی طرح دام (جال) میں آجائے اور یہ پیر و مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حکم ہے، میں نے اسی لئے یہ سفر اختیار کیا ہوا ہے آپ بھی دعا کیجئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شہباز کو میرے دام میں لے آئے۔“ جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیعت ہو گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: مولانا صاحب! ہمیں مبارک باد دیجئے اس سال وہ شہباز ہمارے دام میں آگیا ہے۔[20]

مرشد کا حکم

قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے تین جلیلُ القدر خُلَفَا حضرت مولانا نور محمد ثانی چشتی نظامی، حضرت محمد قاضی عاقل چشتی نظامی

مبارک ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۸۹ تا ۹۵ ملخصاً، تاریخ مشائخ چشت، ص ۳۹۰)

اور حضرت علامہ حافظ جمالُ الدین ملتانی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو لے کر پیر و مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دہلی حاضر ہو چکے تھے جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیعت ہوئے تو چند دن بعد پیر و مرشد نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حکم فرمایا: **"دہلی میں اپنے دادا پیر (یعنی حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی زیارت کے لئے جایئے۔"** لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی روانہ ہو گئے۔ (21)

قلم دینے کی وصیّت

مرشد کے حکم کی تعمیل میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل اور کٹھن سفر کرتے ہوئے جب دہلی پہنچے تو معلوم ہوا کہ چند روز قبل ہی حضرت خواجہ فخرُ الدّین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرما چکے ہیں۔ وصال سے قبل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مریدِ خاص کو یہ وصیت فرما چکے تھے: "میاں نور محمد مہاروی کا ایک مرید "سلیمان" مجھ سے ملاقات کے لئے آ رہا ہے، تقدیر میں ظاہری ملاقات نہیں ہے لہٰذا میرا سلام پہنچانا اور میرا یہ فولادی قلم انہیں دے دینا۔" چنانچہ جب حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی پہنچے تو مرید خاص نے دادا مرشد کی بیان کردہ علامات آپ میں پا کر وہ فولادی قلم آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دادا مرشد کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔ (22)

پیر و مرشد کی زیرِ تربیت

دہلی سے واپس آکر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد حضرت نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کم و بیش پانچ سال اِسْتِفادہ کرتے رہے۔ مُرشِد کی ہدایت کے مطابق مُجاہدے کرتے۔ تمام رات ذکر میں مصروف رہتے، مُرشِدِ کامل سے تصوّف کی کتابوں مثلاً فقرات، لوائح، عشرۂ کاملہ، آدابُ الطَّالِبِین اور فُصُوصُ الحِکَم کا درس لیتے، مسجد ہی میں قیام فرماتے اور کبھی کبھی مُرشِدِ کریم آپ سے ملاقات کے لئے خود بھی تشریف لے جاتے۔ (23)

معرفت کی دیگ کا مالک

حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نواب غازی الدّین خان کے یہاں قیام فرماتے تھے، نواب صاحب حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر بھائی اور رازدار تھے، ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"نواب صاحب! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے معرفت سے بھری ہوئی ایک دیگ حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عطا فرمائی تھی پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ دیگ حضرت خواجہ حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عطا فرمائی یوں آگے سلسلہ بہ سلسلہ چلتی ہوئی حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدِّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فقیر کو عنایت فرمائی۔ میں نے اس دیگ کو بہت خرچ کیا، اور تمام جہان والوں کو عطا کیا مگر اس دیگ میں کوئی کمی نہ**

ہوئی اسی طرح بھری ہوئی ہے۔" نواب صاحب نے عرض کیا: آپ کے بعد اس دیگ کا مالک آپ کے مریدوں میں سے کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے کہ یہ دیگ محمد سلیمان روہیلہ ❁ کو دی جائے، میں اس حکم میں مجبور ہوں، اب یہ دیگ ان کی قسمت میں ہے۔" نواب صاحب نے عرض کیا: وہ روہیلہ مجھے بھی دکھائیے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوالیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضر ہوئے تو انہیں مخاطب فرماکر ارشاد فرمایا: میاں صاحب! وہ کتاب فقرات جو آپ کو مطالعہ کے لئے دی تھی حفاظت سے رکھئے گا، ایسا نہ ہو کہ گم ہو جائے، وہ کتاب پیرو مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تبرُّک ہے اُنہوں نے مجھے عطا کی تھی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: میں اس کتاب کو حفاظت سے رکھوں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بس یہی بات کہنے کے لئے آپ کو بلایا تھا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس چلے گئے تو حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: نواب صاحب! میری اس دیگ کا مالک یہی روہیلہ ہے۔(24)

حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مرید کی تربیت فرماتے، آپ کے روز و شب کے معمولات پر نظر رکھ کر قابلِ اصلاح پہلو کی جانب

❁ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افغان تھے اسی لئے آپ کو "روہیلہ" کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص ۴۶۲)

توجہ فرماتے اور مقصد پر نظر رکھنے کی نصیحت فرماتے۔اس سلسلے میں ایک حکایت ملاحظہ کیجئے:

یہاں کس لئے آئے ہو؟

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز مہار شریف (نزد چشتیاں شریف) قیام کے دوران ایک کتاب کا مُطَالَعَہ کر رہا تھا، کھانے کو کچھ مُیَسَّر نہ ہونے کی وجہ سے چند دن سے کھانا نہیں کھایا تھا، اچانک میری نظر صحن میں دانہ چگنے والے کبوتروں پر پڑی میں نے ایک سنگریزہ مارا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ سنگریزہ ایک کبوتر کو لگا اور وہ وہیں تڑپنے لگا، میں نے جلدی سے اُسے پکڑا، ذبح کیا اور بھوننے کے لئے تندور میں ڈال دیا۔ اتنے میں مجھے پیر و مُرشد کی بارگاہ سے بلاوا آگیا جب میں بارگاہِ مُرشد میں پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا: ”اے روہیلہ! یہاں یادِ خدا کے لئے آئے ہو یا پرندوں کا گوشت کھانے کے لئے؟“ میں نے شرمندگی سے سر جھکا لیا، ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور مطالعہ میں مصروف ہو جاؤ۔“ جب میں واپس آیا تو وہ کبوتر تندور میں جل چکا تھا۔(25)

دیدارِ مرشد کے ذریعے شفایابی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دیدارِ مُرشد کی بدولت شفا پانے کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں: ایک دفعہ مجھے مہار شریف میں بخار ہو گیا، چند دن تک بخار رہنے کی وجہ سے کمزوری آگئی اور میرا رنگ زرد ہو گیا، آخر مرض کی شدت، بے خوابی اور کم

خوری کی وجہ سے میری حالت بہت خراب ہوگئی، میں مسجد سے باہر آکر قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گزر گاہ پر یہ امید لے کر بیٹھ گیا کہ زیارتِ مُرشِد کی بدولت شفا نصیب ہوگی۔ جب قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، مرض کی شدت مُلاحَظہ کرکے ارشاد فرمایا: ”اے روہیلہ! تمہیں کیا ہوگیا ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”کئی دنوں سے مجھے بخار ہے۔“ فرمایا: ”تمہارے وطن میں بخار کا کیا علاج کرتے ہیں۔“ میں نے عرض کیا: ”روغنِ زرد کو بکری کی کھال میں پکا کر پلاتے ہیں۔“ فرمایا: ”تم بھی ایسا ہی کرو۔“ مگر اپنے پاس سے کوئی دوا دی، نہ کسی سے فرمایا کہ روغنِ زرد مہیا کیا جائے۔ حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جانے کے بعد میرا بخار اُتر گیا اور میں بالکل تندرست ہوگیا، آپ کی زیارت سے میری بیماری ختم ہوگئی۔ (26)

بے قرار والدہ کی خبر دی

ایک روز حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ”اے روہیلہ! تمہاری والدہ تمہاری جدائی و فراق کے درد میں دن رات روتی ہے، اور اُن کے غمزدہ سینے سے آہیں نکلتی ہیں، آپ اپنی والدہ کے پاس جایئے مگر دیکھنا وہاں جاکر باغی نہ ہو جانا، اپنی والدہ سے ملاقات کرکے اور چند روز ان کی خدمت میں رہ کر ان کی تسلی کرکے پھر میرے پاس آجانا۔“ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی والدہ ماجِدہ کی خدمت میں روانہ ہوگئے۔ (27)

مرشد کی عطائیں

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ مُرشد سے ملنے والی عطاؤں کا یوں تذکرہ فرمایا: حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم پر اس قدر عنایت فرمائی ہے کہ ظاہری وباطنی نعمتیں ہمیں حاصل ہیں بلکہ روز بروز آپ کا فیض ہم پر زیادہ ہی ہو رہا ہے ہمیں کسی چیز کی مُحتاجی نہیں ہے۔ (28)

پیرو مرشد کے دستِ مبارک کی برکت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ ذکرِ مرشد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک میں عجیب تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ کا ہاتھ پکڑتا ابتداء سے انتہاء تک حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا تھا اور اگر کوئی ہمیشہ کی پابندی نہ کر سکتا تو آخرکار ضرور تائب ہو کر اپنے کام میں لگ جاتا۔ اس وقت خاص لوگوں میں سے ایسا شخص کوئی بھی نہیں (جس کے ہاتھ میں ایسی تاثیر ہو) یہ قحطُ الرِّجال کا زمانہ ہے۔ (29)

وطن واپسی اور نکاح

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیرو مرشد کی بارگاہ میں رہ کر چھ سال اِکْتِسابِ فیض کیا اور پیرو مُرشِد نے کرم نوازی فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت سے نوازا۔ جب ۱۲۰۵ھ میں مُرشِدِ کریم کا وصال ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

وطن واپس آ گئے اور یہاں رہ کر فُیُوض و برکات لُٹانے لگے۔ والدہ ماجدہ کی خواہش پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نکاح عمر خان کی صاحبزادی بی بی صاحبہ سے ہوا۔[30]

نیک سیرت زوجہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ بی بی صاحبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نہایت نیک سیرت خاتون تھیں، تلاوتِ قرآن پاک، درود و سلام کی مشہور کتاب دلائلُ الخیرات کا ورد، تہجد اور اِشْراق و چاشت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے معمولات میں شامل تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سخاوت کی اعلیٰ صفت سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے عورتوں کے لئے لنگر جاری فرمایا اور لنگر کی تقسیم کاری کے لئے بی بی ناظمہ کو مُقَرَّر فرمایا۔[31]

اپنا زیور پیش کر دیا

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ اِشْراق و چاشت کی ادائیگی کے بعد ناشتے کے لئے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ملاحظہ فرمایا کہ لنگر خانہ سرد پڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لنگر کے اِنْتِظَام پر مُقَرَّر خدا بخش کو طلب فرما کر وجہ پوچھی تو انہوں نے غلّہ دینے والے کا یہ پیغام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کیا: جب تک گزشتہ قرض ادا نہیں ہو جاتا اس وقت تک غلہ نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر تشریف لے گئے۔ بی بی صاحبہ نے ناشتہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد

فرمایا: ”آج نہیں کھاؤں گا کیوں کہ میرے فقیر بھوکے ہیں۔“ پھر بھوکا ہونے کا سبب بھی بیان کر دیا۔بی بی صاحبہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پریشانی کے ازالے کی یہ صورت نکالی کہ اپنا تمام زیور لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کی: ”اسے فُقَرَاء کے لنگر میں خرچ کر دیجئے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوش ہوئے، ناشتہ فرمایا، باہر تشریف لائے اور زیور خدا بخش کے سپرد کر کے لنگر جاری کرنے کا حکم دیا۔(32)

اس حکایت سے وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں جو مال کی محبت کی وجہ صدقہ وخیرات نہیں کرتیں بلکہ اس سبب سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہیں اس سلسلے میں ایک روایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عورت سے پوچھا: ”کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“ اس عورت نے عرض کی: ”جی نہیں۔“ ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنا دے؟ یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے ڈال دیئے اور کہا: ”یہ اللہ اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے ہیں۔“(33)

غیبی اشارہ

حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت حاصل

کرنے کے بعد کچھ عرصے تک کسی کو بھی بیعت نہیں کیا جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید کرنے اور مریدوں کی بخشش کا غیبی اشارہ ملا تو آپ نے مرید کرنا شروع کر دیا۔(34)

بروزِ قیامت مریدوں کو کیسے پہچانیں گے؟

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: آپ کے تو لاکھوں مرید ہیں سب کو امید ہے کہ بروزِ قیامت آپ وسیلہ بنیں گے، شفاعت کریں گے اور اپنے مریدوں کو نجات دلائیں گے۔ آپ قیامت کے دن اس مخلوق کے ہجوم میں اپنے غلاموں اور مریدوں کو کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا: تم نے نہیں دیکھا کہ سات آٹھ چرواہے اپنی اپنی بھیڑوں کو ایک دوسرے کی بھیڑوں کے ساتھ ملا کر چراگاہ میں چراتے ہیں، تمام بھیڑیں بالکل ایک طرح کی ہوتی ہیں مگر اندھیری رات کے وقت وہی چرواہے کس طرح اپنی اپنی بھیڑوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے اپنے اپنے گھر لے جاتے ہیں اسی طرح میں بھی اپنے مریدوں کی شناخت کر کے دوسروں سے جدا کر کے اپنے پاس لے جاؤں گا۔(35)

بارگاہِ رسالت میں مقام و مرتبہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں بھی اعلیٰ مقام و مرتبے پر فائز تھے چنانچہ ایک دفعہ سید احمد مدنی خلیفہ حرم کو نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت ہوئی اور تونسہ شریف جا کر حضرت خواجہ محمد سلیمان

تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت کرنے کا حکم ہوا۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسی وقت روانہ ہو کر سنگھڑ شریف پہنچے اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوئے اور مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْمًا کے بہت سے تبرکات پیش کئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سید احمد مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم و فضل اوراعلٰی اوصاف کا پیکر پا کر خلافت سے نوازااور مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْمًا روانہ کر دیا۔(36)

خواجۂ اجمیر کا حکم

ایک شخص اجمیر شریف سے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ’’میں نے اجمیر شریف حاضر ہو کر سات دن حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین سیّد حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت بیان کی، ساتویں روز خواب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور یہ حکم ارشاد فرمایا: ’’سنگھڑ چلے جاؤ، وہاں جاکر خواجہ سلیمان کی خدمت میں عرض کرو، وہ تمہاری حاجت پوری کریں گے۔‘‘ اور میری حاجت یہ ہے کہ میرا قرض ادا ہو جائے اور مجھے بیعت بھی کرلیں۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے مرید کرنے کے بعد فرمایا: ’’ادائے قرض کی نیّت سے نمازِ عشاء کے بعد تین بار سورۂ مُزَّمِّل پڑھا کرو اور یہ عمل ہمیشہ جاری رکھو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرض ادا ہو جائے گا۔‘‘(37)

پیرِ کامل کی تلاش

شمسُ العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استادِ محترم حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دین اور صاحبِ دل بزرگ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ ظاہراً درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے لیکن باطناً محبتِ الٰہی کے جوش سے رات دن اشکباری فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایسے پیرِ کامل کی تلاش تھی جو دل کی دُنیا کو معرفتِ الٰہی کے جلوؤں سے آباد کر کے دولتِ سکون سے مالا مال کر دے۔ ایک دن کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے سُلطانُ العارِفین، شہبازِ طریقت، پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کچھ اس انداز سے کیا کہ آپ کا دل اِن کی زیارت کے لئے بے قرار ہو گیا۔ اس وقت حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر اٹھارہ سال تھی، علمِ حدیث و فقہ حاصل کر چکے تھے اور دل میں باطنی تعلیم کا بھی ذوق شوق تھا۔ چنانچہ اُستادِ مُحترم نے اپنے شاگردِ رشید (حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو ساتھ لیا اور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں کو مرید کر لیا۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد استاد و شاگرد واپس مکھڈ شریف (ضلع اٹک) آ گئے۔ (38)

مسلمانوں کے خیر خواہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دوسروں کے دکھ، درد اور تکلیف میں مدد کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دے کر دلجوئی اور دادرسی کے ذریعے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہیں، خیر خواہی سے بھرپور یہ سلوک معاشرے کو حسین و جمیل بناتا اور اِن اعلیٰ اوصاف کی حامل شخصیات کو صدیوں تک ذہنوں میں بساتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک ذات بھی خیر خواہی میں بے مثال تھی، کبھی تو اس خیر خواہی کا اظہار اِیثَار کی صورت میں یوں ہوتا کہ جب کابل و قندھار وغیرہ سے آنے والے پستہ، کشمش، بادام، انگور اور دیگر طرح طرح کے میوے آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ تمام کے تمام درویشوں میں تقسیم فرمادیتے، آپ کی مبارک ذات سے شانِ بے نیازی جھلکتی تھی۔ سخاوت وفیاضی کا عالم یہ تھا کہ ہزاروں کی مہمان نوازی اور قیام کی سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے رکھی تھی۔ ان اعلیٰ صفات کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت عوام وخواص دونوں میں مقبول تھی۔[39]

افضل کیا ہے؟

ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کی: کم بولنے اور خاموش رہنے میں افضل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: علما کے لئے بولنا اچھا ہے اور درویش کے لئے خاموش رہنا

بہتر ہے کیوں کہ قیامت کے دن ہر ایک سے اس کے اعمال کی پُرسِش ہوگی علما سے علم اور صوفیا سے پردہ پوشی اور خاموشی کے متعلق پوچھا جائے گا۔[40]

سنّت کے مطابق میں زندگی گزارتے

حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تمام اخلاق و عادات اور اقوال و افعال سنّتِ نبوی کے مطابق تھے۔[41]

ظلم و ستم کا انجام

جب لوگ والیٔ سنگھڑ نواب اسد خان کے ظلم و ستم سے تنگ آگئے تو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اُس کی شکایت کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی بارگاہ میں طلب کیا اور ارشاد فرمایا: تمہاری حکومت میں ہمیں صرف اتنا فائدہ ہے کہ اذان کی آواز سُن لیتے ہیں، ظلم و ستم روک دے ورنہ میں تو سکھوں کی فوج کو یہاں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن نواب اسد خان ظلم سے باز نہ آیا، تھوڑے دنوں میں سکھوں کا لشکر آگیا اور جس ٹیلے کی طرف آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشارہ کیا تھا وہیں آکر ڈیرہ ڈالا۔ بعد میں جب لوگوں نے اس بارے میں عرض کیا تو فرمایا: اَعمالُکُم عُمّالُکم (یعنی تمہارے اعمال ہی تمہارے حاکم ہیں) تم نے جب شریعت کی پابندی چھوڑ دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر کافروں کو مُسلّط کر دیا ہے۔[42]

افسوس صد افسوس! آج کل مسلمان اپنے اَنْجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال و جائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں بھی کئی دردناک حالات سے دوچار ہوتا ہے۔ حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔[43] یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُسے ایمان جانے کا خوف نہیں؟

ایک شخص نے عرض کی: میری بیوی لوگوں کے ساتھ فریب کرتی ہے اور غلّے میں مٹی ملا دیتی ہے۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اُس عورت کو اپنا ایمان جانے کا خوف نہیں ہے؟ اگر اس کو اپنے ایمان کا خوف ہوتا تو ہرگز لوگوں کے ساتھ دھوکا نہ کرتی۔ (44)

کون سی کتاب نہیں پڑھنی چاہئے؟

ایک موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جو کتابیں بدمذہبوں نے تصنیف کی ہیں ان کو نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات ذہن نشین کرانے کے لئے ارشاد فرمایا: حضرت مخدوم بہاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو اُس کتاب کے پڑھنے سے منع فرمایا جس کا مُصنّف معتزلی ۞ تھا۔ (45)

اچھے اور برے اعمال کا نتیجہ

اچھے اور برے اعمال کے نتیجے کے بارے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سالک کو چاہئے کہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرے کیوں کہ قیامت کے دن جنّت کو طرح طرح کے میووں، نہروں، حوروں اور محلّات سے ہر ایک کے نیک اعمال کی مقدار میں پُر کیا جائے گا اسی طرح دوزخ کو بچھوؤں، سانپوں اور آگ سے

۞ معتزلہ وہ پہلا فرقہ ہے جس کے عقائد سنتِ ظاہرہ اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طرزِ عمل کے خلاف تھے۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص ۵۵)

ہر ایک کے بُرے اعمال کے مطابق پُر کیا جائے گا اُس روز ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق اجر دیا جائے گا۔[46]

طلبِ دنیا کی مذمت

بہاول خان ثانی نے نظامِ سلطنت سنبھالتے ہی بڑی رقم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیش کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو روز میں یہ رقم مسکینوں، یتیموں، بیوہ عورتوں، علما اور سادات میں تقسیم کروادی۔ بعض لوگوں نے ایک دوسرے سے رقم نہ ملنے یا کم ملنے کی شکایت کی اور اس کی اطلاع جب آپ کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ایک لوہار کو حق تعالیٰ نے اتنا ملکہ دیا ہے کہ وہ معلوم کر سکتا ہے کہ اس لوہے سے ہتھیار بن سکتا ہے اور اس لوہے سے فلاں چیز بن سکتی ہے اسی طرح بڑھئی کو لکڑی کی پہچان کا علم دیا اور کسان کو زمین کی شناخت کا کہ اس زمین میں فلاں فلاں چیز کاشت کی جاسکتی ہے۔ ہمارے پاس آدمیوں کی دکان ہے کسی کا حال میرے علم وشناخت سے خارج نہیں ہے۔[47]

بارگاہِ مرشد میں عرض پیش کرنے کا حکم

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس میں ہزاروں آدمیوں کے ساتھ مہار شریف تشریف لائے ہوئے تھے، اس سال قحط سالی کی وجہ سے قیمت کے بدلے اناج ملنا دشوار ہو گیا تھا ان حالات سے پریشان ہو کر مولانا خدابخش

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور تمام صورتِ حال عرض کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس مسئلے کا یہ حل ارشاد فرمایا: حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ پر جاکر یہ عرض کیجئے: ''ہم آپ کے مہمان ہیں اور ہمیں قیمت دے کر بھی غلہ میسّر نہیں ہر شخص اپنے مہمان کی خاطر داری کرتا ہے۔'' اب آپ جایئے۔ چنانچہ مولانا خدا بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مزار شریف حاضر ہوئے اور جب عرض پیش کرکے واپس پلٹے تو عرض کا اثر ہاتھوں ہاتھ یوں دیکھا کہ باجرے وغیرہ سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطاریں آرہی ہیں لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تمام غلّہ خرید لیا۔[(48)]

بلند مرتبہ کیسے ملا؟

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہار شریف جارہے تھے وہاں پہنچ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا اور وہاں اپنی سواری کھڑی کردی اور اپنے سینۂ بے کینہ سے آہِ سرد بھرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: یہ دوسرا راستہ سیدھا ہمارا راستہ ہے اسی راستے سے قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی میں جایا کرتا تھا، اس راستے کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مرتبے تک پہنچایا ہے کہ اگر اپنے لنگر میں سونے اور چاندی کی روٹی تقسیم کرنا چاہوں تو پیر و مرشد حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل تقسیم کرسکتا ہوں۔[(49)]

تصوّرِ شیخ کا معمول

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ مغرب اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد کسی کپڑے کا دامن گلے میں ڈالے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے بڑی نیاز مندی سے امداد طلب کرتے، سو بار "یا شیخ حضرت خواجہ نور محمد"، سو بار "یا مولٰینا حضرت خواجہ نور محمد" اور چند بار "کُن لِی مَددًا یا شیخ" پڑھتے۔ (50)

صحبتِ مرشد کی اہمیت

ایک موقع پر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحبتِ مُرشد کی اہمیت کو یوں اُجاگر فرمایا: سالک (یعنی مرید) کو چاہیئے کہ مرشد کامل کا دامن پکڑ کر ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے تاکہ اس کو وُصُول اِلَی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو جو لوگ شیخِ کامل کی صحبت کے بغیر ریاضت اور زہد و ورع میں کوشش کرتے ہیں ان کو شریعت کی پابندی کا اہتمام نہیں رہتا اور یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔ (51)

کیا اولیا سے فیض ملتا ہے؟

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خادمِ خاص نے عرض کی: مزاراتِ اولیا سے فیض ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر کوئی مزارات سے فیض کا پوچھے (تو میں جواب دوں گا کہ) میں اپنے پیر کی صحبتِ ظاہری پانچ سال حاصل کر سکا مگر باقی تمام (فیض) مزارِ حضرت قبلہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت و فیض سے حاصل کیا اور جو کچھ مجھے حضرت قبلہ ٔعالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے مزارِ مبارک سے حاصل ہوا ہے میں ہی جانتا ہوں۔[52]

دو مرتبہ اجمیر شریف حاضری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو مرتبہ اجمیر شریف (راجستھان ہند) میں حضرت خواجہ مُعِینُ الدِّین سیّد حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی۔[53]

شب وروز کے معمولات

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اوقات کے بے حد پابند تھے، اور اپنے معمولات کا سفر و حضر میں بڑا خیال رکھتے تھے، عادتِ مبارکہ تھی کہ فجر کی سنتیں اپنے حجرے میں پڑھ کر مسجد تشریف لے جاتے، باجماعت نمازِ فجر ادا فرماتے پھر تنہائی میں اپنے مصلے پر بیٹھ جاتے اوراوراد ووظائف میں مشغول رہتے، اس کے بعد اِشراق وچاشت کے نوافل ادا فرماتے، دلائلُ الخیرات پڑھتے اس دوران حجرہ بند رہتا صرف حاجت مند کو آنے کی اجازت ہوتی۔ پھر آپ ناشتہ فرماتے پھر لوگوں کے درمیان تشریف لاتے، تصوّف کی کُتب احیاءُ العلوم، فوائدُ الفواد، فتوحاتِ مکیہ، فُصُوصُ الحِکَم اور نفحاتُ الاُنس کی تدریس کا سلسلہ ہوتا۔ درس و تدریس سے فراغت کے بعد قیلولہ فرماتے، نمازِ ظہر کے لئے بیدار ہوتے وضو کرکے نمازِ باجماعت ادافرماتے، اوراد و وظائف پڑھتے، نمازِ عصر تک شرعی مسائل بیان کرنے کا سلسلہ ہوتا، عصر کی نماز ادا فرمانے کے بعد اکثر مُراقبہ اور

اِسْتِغْراق میں مشغول رہتے۔ نمازِ مغرب تازہ وضو سے ادا فرماتے پھر صلوۃُ الاَوّابین ادا فرماتے۔ پھر حجرے میں تشریف لاکر کھانا تناوُل فرماتے، اس کے بعد وعظ و نصیحت کا سلسلہ ہوتا، پھر ختمِ خواجگان پڑھتے البتہ رمضانُ المبارک میں ختمِ خواجگان بعد نمازِ عصر پڑھتے۔ نمازِ عشاء کے لئے تشریف لاتے اور باجماعت نماز ادا فرماتے، عشاء کے بعد کسی سے بات چیت کرنا ناپسند فرماتے، سونے سے قبل سُرمہ لگاتے اور پھر آرام کے لئے لیٹ جاتے۔ پھر تہجد میں بیدار ہو کر بارہ رکعت ادا فرماتے اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔ سالہا سال تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہی معمول رہا۔(54)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز کے معمولات کا نمایاں پہلو "اِسْتِقامَت" ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو علی جوزجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اِسْتِقامَت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں مُتَحَرِّک ہے حالانکہ تمہارا ربّ عَزَّوَجَلَّ تم سے اِسْتِقامَت کا مُطالبہ فرماتا ہے۔"(55) بزرگانِ دین عَلَیْہِمُ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے کئی کئی بَرَس مسلسل روزے بھی رکھے روزانہ تین تین سو، پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار نوافل ادا کیے۔ روزانہ پورا قرآنِ پاک تلاوت کر لیتے، کئی کئی ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا کرتے۔ یہ سب کیسے ہو جاتا اور پابندی کے ساتھ ایسے عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت اُمور کس طرح انجام دے لیتے تھے؟ آخر وہ کون سی طاقت تھی؟ وہ استقامت کا

انعام تھا جو شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دیتا تھا، اگر آپ بھی اپنے اندر اِسْتِقَامت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کیجئے:

(۱) مثبت ذہن رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ذہن منفی خیالات کی پناہ گاہ ہوتا ہے اس کا دماغ کسی بھی طرح سکون نہیں پاتا اور نہ ہی اچھی سوچ اس ذہن میں پروان چڑھتی ہے۔ اس کی نحوست سے بندہ بے جا فکروں میں گھِرا رہتا ہے اور بسا اوقات جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بندہ نیکیاں نہیں کر پاتا اور اگر نیکیاں اختیار کر لے تو ان پر اِسْتِقَامت نہیں ملتی۔ لٰہذا اِسْتِقَامت پانے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ مُثْبَت ذہن رکھئے۔

(۲) اصلاح خندہ پیشانی سے قبول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی درخت کی خوب صورتی وقتاً فوقتاً اس کی کانٹ چھانٹ سے برقرار رہتی ہے ایسے ہی انسان کی ذاتی خوبیوں کو نکھارنے کے لیے اِصلاح کی ضرورت ہوتی ہے لٰہذا اگر کسی کام میں اِصلاح کا مدنی پھول پیش کیا جائے تو ہمت ہارنے، وہ کام چھوڑ دینے اور اصلاح کرنے والے سے اُلجھنے کے بجائے اصلاح قبول کیجئے اس کی بدولت آپ کی کارکردگی اور صلاحیت میں کئی گُنا اضافہ ہوگا۔

(۳) نیک بننے کے نسخے اپنائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں پر استقامت نہ ملنے کی بہت بڑی

وجہ نیک بننے کے نسخے نہ اپنانا بھی ہے کیوں کہ کسی بھی خامی کو دور کرنے کے لئے اس کا علاج بہت ضروری ہوتا ہے اور اِسْتِقَامت جیسی خوبی پیدا کرنے کے لئے نیک بننے کے نسخے اپنانا بے حد مفید ہے۔ نیک اعمال پر استقامت پانے کا ایک مدنی نسخہ یہ بھی ہے کہ آپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ عظیم مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" کے تحت خود بھی مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، مدنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے مطابق ہر ماہ تین دن مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے بچنے، نیک اَعمال کرنے، اُن پر استقامت حاصل کرنے اور آخرت کے لیے کڑھنے کا مدنی ذہن بنے گا۔

ایمان پہ ربِّ رحمت دے دے تو استقامت
دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوراک

حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خوارک نہایت سادہ اور

مختصر تھی، آپ اکثر گرم سادہ روٹی گوشت کے شوربے کے ساتھ تناوُل فرماتے جس میں گھی کی بہت معمولی مقدار شامل ہوتی۔ کھانا کھاتے وقت پانی سے بھرا پیالہ بھی موجود ہوتا ایک لقمہ تھوڑا سا چباتے بعد میں پانی نوش فرماتے یوں کھانا بہت کم مقدار میں کھایا جاتا۔[56]

مصیبت وبلا دور کرنے والے دو عمل

حضرت پیر پٹھان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غم، پریشانی اور مصیبت وبلا سے چھٹکارا پانے کے لئے ارشاد فرمایا: (1) ہر مصیبت وبلا جو لوگوں پر نازل ہوتی ہے اسے **درود شریف** دفع (دور) کر دیتا ہے۔ (2) اپنی توفیق کے مطابق صدقہ دینا کیونکہ صدقہ بلا کو دور کرتا ہے۔"[57]

دلجوئی بھی اور دادرسی بھی

قاضی نور محمد کی دو بیٹیاں تھیں اولادِ نرینہ کے خواہش مند تھے، ایک بار حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اولادِ نرینہ کے لئے عرض کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قاضی صاحب کو بیٹے کی نعمت عطا فرمائی لیکن جب وہ دو سال کا ہوا تو اسے چیچک ہو گئی اور آنکھیں درد کرنے لگیں جس کی وجہ سے بینائی چلے جانے کا خطرہ ہوا، قاضی صاحب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: غریب نواز! میں نے نابینا بیٹا نہیں مانگا تھا یہ آپ کا بیٹا حاضر ہے یا تو اس کی آنکھیں ٹھیک کر دیجئے یا اسے اپنے پاس رکھئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے قاضی صاحب سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شفاعطا فرمائے گا۔ پانچ دن گزرنے کے باوجود بیٹے کی حالت جوں کی توں رہی تو قاضی صاحب نے حاضر ہو کر مراد پوری نہ ہونے کی شکایت کی اس مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچے کی آنکھوں پر دم کیا اور ارشاد فرمایا: ”جایئے! اللہ تعالیٰ اُسے شفا عطا فرمائے گا۔“ قاضی صاحب نے (نازمیں) عرض کی: ایسا نہ ہو مجھے اس کام کے لئے دوبارہ آنا پڑے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کام کے لئے دوبارہ نہیں آنا پڑے گا۔ قاضی صاحب واپس گھر آگئے اور اللہ تعالیٰ نے اُسی روز ان کے بیٹے کو شفایاب فرمادیا۔(58)

درودِ پاک باعثِ نجات

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غمگین اور افسردہ تھے جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: آج بارہویں صدی کا پہلا دن ہے اِس وجہ سے غمگین ہوں کہ یہ دور ایسا زبوں ہے کہ اس دور میں لوگوں کا ایمان کم رہ جائے گا مگر صرف وہ بچیں گے جو اللہ والوں کا دامن پکڑلیں گے اور وہی ہوں گے جن کو زوالِ ایمان کا خطرہ نہ ہوگا جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پڑھے گا اس کا ایمان سلامت رہے گا۔(59)

عام وخاص میں فرق

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عام و خاص کا فرق بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرمایا: ایک عام اور خاص شخص کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے اور اس کے دل میں زیادتی کی طلب و حرص نہیں ہوتی وہ خواص میں سے ہوتا ہے اور جس کا حال اس کے برعکس وہ عوام میں سے ہوتا ہے۔ (60)

فہم و فراست کو خطا سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فہم و فراست کو بچانے کا یہ نسخہ ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنی آنکھ محارم (حرام کردہ چیزوں) سے بند رکھتا ہے (یعنی بد نگاہی نہیں کرتا) اور اپنے نفس کو خواہشات اور شہوات سے روکتا ہے، اپنے باطن کو دوامِ مُراقبہ سے اور اپنے ظاہر کو اِتّبَاعِ سُنّت سے سنوارتا ہے اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔ (61)

دعا قبول نہ ہونے کی حکمت

ایک شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت مولانا گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد عرض کی: آپ نے اپنے بیٹے کی شفایابی اور زندگی کے لئے بارگاہِ الٰہی میں کیوں عرض نہیں کی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو اپنے بندوں کی دعا قبول فرماتا ہے رد نہیں فرماتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ کام ہر وقت درویش کے اختیار میں نہیں ہوتا دعا کرنا بندے کا کام ہے اور قبول کرنا نہ کرنا اس کی مشیت پر موقوف ہے وہ ذاتِ پاک مَالِکُ الْمُلْک ہے جو چاہتی ہے کرتی ہے کسی کو اس کی جناب میں دم مارنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ (62)

انسان کا سب سے سخت دشمن

نَفْس انسان کا پوشیدہ دُشمن ہے اور جو دُشمن نِگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہے وہ نظر آنے والے دُشمن سے کہیں زِیادہ مُوذِی و خطرناک ہوتا ہے۔ نفس پر مہربانی اُسے مزید دشمنی پر اُبھارتی ہے چنانچہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کا نفس اس کے تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن ہے کیونکہ جس دشمن کے ساتھ بھی مہربانی کی جائے وہ فرمانبردار ہو جاتا ہے بخلاف نفس کے، اس کے ساتھ جس قدر مہربانی کرو گے زیادہ دشمنی کرے گا۔[63]

ایمان کے زوال کا سبب

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کا ذہن دیتے چنانچہ ایک شخص بدمذہبوں کے یہاں ملازم تھا جب وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے اشاد فرمایا: **"تم اور تمہارا بھائی ملازمت کی وجہ سے ہر وقت بدمذہبوں کی صحبت میں رہتے ہو اس لئے ڈرتے رہا کرو کہیں اُن کی صحبت سے متاثر نہ ہو جاؤ۔"** جب وہ بدمذہبوں کی ملازمت چھوڑ کر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بدمذہبیت کی نحوست ذہن نشین کراتے ہوئے ارشاد فرمایا: **"بدمذہبوں کی صحبت میں رِہ کر طرح طرح کی نعمتیں حاصل کرنے سے بھوکا مر جانا بہتر ہے کیوں کہ اس قسم کی صُحبت ایمان کے زوال کا باعث ہوتی ہے۔"**[64]

کامیاب کون؟

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کامیابی کانسخہ عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: دین ودنیا میں کامیابی صرف ان لوگوں نے حاصل کی ہے جنہوں نے اللہ اللہ کیا ہے اوراس پر ہمیشگی اختیار کی ہے۔(65)

دنیاداروں کی مثال

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیاداروں کی مثال گدھے کی ہے جو کہ بوجھ کو پیٹھ پر اٹھاتا رہتا ہے اسی طرح اہلِ دنیا، دنیا کی طلب میں (جو کہ نجاست اور گندگی کے بوجھ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) ہمیشہ حیران و سرگرداں رہتے ہیں، قناعت نہیں کرتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں، آخر کار دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جاتے ہیں۔(66)

”غیبت“ چوری سے زیادہ بری ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت کی مذمت وبرائی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غیبت کرنا چوری کرنے سے زیادہ برا ہے، کیونکہ چوری کرنے سے تو چور چوری کی ہوئی چیز سے کچھ فائدہ بھی اٹھالیتا ہے، لیکن غیبت میں کوئی ظاہری فائدہ بھی نہیں، بلکہ غیبت کرنے والے کے تمام نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔(67)

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

امیر اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: قرآن و حدیث اور

اقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِين سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحَظہ فرمایئے: ٭غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ٭غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے ٭بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی ٭غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے ٭غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ٭غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے ٭غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے ٭غیبت زنا سے سخت تر ہے ٭مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے ٭غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُودار ہو جائے ٭غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا ٭غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے ٭غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا! ٭غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا ٭غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جا رہا تھا ٭غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھے گا ٭غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہو گا ٭غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ٭غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے ٭غیبت کرنے والا سب سے پہلے

جہنّم میں جائے گا۔[68]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ربِّ کریم کی ایک صفت کا تذکرہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ جب کسی کا کوئی گناہ دیکھتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے اُسے ذلیل و خوار کرتا ہے، مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل سے ستّاری کرتا (گناہ چھپاتا) ہے اور معاف فرمادیتا ہے۔[69]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی عیب پوشی کرتے ہوئے اپنے عیبوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ جب کبھی دوسرے کا عیب بیان کرنے کو جی چاہے اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوَجِّہ ہوکر انہیں دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے کہ یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے چنانچہ نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالی شان ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب نے لوگوں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔[70] لٰہذا اگر کسی کے عیبوں پر نظر پڑ جائے تو اپنے عیبوں کو یاد کیجئے اور صرفِ نظر کیجئے اس سلسلے میں دو روایات ملاحظہ فرمائیے:

(1) جو مسلمان کی عیب پوشی کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔"[71] (2) حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: جب تو کسی کے عُیُوب بیان کرنے کا اِرادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔[72]

چیونٹی کی حرص

ایک بار حضرت پیر پٹھان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: چیونٹی ایک سال میں گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حرص کے سبب رات دن سر گرداں رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی، سالک کو چاہیے کہ قانع (قناعت کرنے والا) اور شاکر (شکر کرنے والا) ہو چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔(73)

مردہ لڑکا اُٹھ کر بیٹھ گیا

ایک بوڑھی عورت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے ہوئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرا ایک ہی بیٹا تھا جو اب مر گیا ہے۔ اس بوڑھی عورت کی دادرسی کے لئے آپ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ لڑکا مردہ پڑا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادم کو نبض دیکھنے کا حکم دیا، خادم نے نبض دیکھی مگر اسے کچھ سمجھ نہ آیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آگے بڑھے، اس کی نبض پر ہاتھ رکھ کر قلبی توجہ فرمائی جس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ وہ لڑکا اُٹھ کر بیٹھ گیا اور بوڑھی عورت کے آنسو تھم گئے۔(74)

کرم نوازی اور انکساری کے پیکر

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خانقاہ میں جلوہ افروز تھے کہ احمد نامی شخص پانی سے بھرا برتن لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! میں نے کنواں کھدوایا ہے یہ اسی کا پانی ہے نوش فرما کر ارشاد فرمایئے کہ کیسا ہے؟ آپ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی دلجوئی کے لئے پانی پیا اور خوش ہو کر فرمایا: تمہارے کنویں کا پانی تو دادو والے کنویں کے پانی سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ سب آپ ہی کی مہربانی ہے، اگر آپ دو سو روپے عطا نہ فرماتے تو میں یہ کنواں نہیں کھدوا سکتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ سُن کر فرمایا: دینے اور دلانے والا اللہ ہے "میں" درمیان میں کہاں سے آگیا۔ [75]

ولی کے تصور نے جان دی

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک سپاہی حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تم گزشتہ دنوں خونریز لڑائیوں میں حصہ لیتے رہے پھر بھی بچ کر یہاں آگئے؟ اس نے عرض کی: حضور! بے شمار دشمن تلواریں لئے مجھے مارنے کے درپے تھے، میں نے فوراً دل میں آپ کا تصوّر کیا، اس وقت یوں لگا کہ مجھے دشمن کے نرغے سے نکال کر پہاڑی کے پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ اپنی جان بچنے پر ہی آپ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ [76]

مشکل کشائی کا سلیمانی نسخہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آتی تو اسے فرماتے: قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک گائے ذبح کر کے خیرات کرو اور اگر گائے موجود نہ ہوتی تو اسے فرماتے کہ گائے کی قیمت پانچ چھ روپیہ ادا کرو تاکہ

کہیں سے خرید کر حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ شریف میں ذبح کی جائے (اور خانقاہ کے فقرا و مَساکین میں گوشت بطورِ خیرات تقسیم کیا جائے) ایسا کرنے سے بیماریاں دور ہوتیں اور مُشکِلات حل ہو جایا کرتیں۔ (77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیادار کی دوستی کا اعتبار نہیں

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح دنیا سے بے رغبتی اپنانے کی ترغیب دیا کرتے اسی طرح دنیاداروں سے دور رہنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ والوں کی دوستی دونوں جہانوں میں کام آتی ہے، لیکن دنیاداروں کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں۔ (78)

ایک روٹی کم کروادی

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جاری کردہ لنگر شریف سے ہر درویش کے لئے دو روٹیاں مُقرّر تھیں۔ ایک دن اِشراق و چاشت ادا فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں دو درویشوں کو باہم دست و گریبان دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لنگر کی ذمہ داری پر مُتَعَیَّن فرد کو بُلا کر ارشاد فرمایا: ان درویشوں کو میں روٹی یادِ خدا کے لئے دیتا ہوں جب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں تو طاقت آنے پر آپس میں لڑتے ہیں، آج کے بعد ایک روٹی دینا تاکہ بھوکے رہیں اور کسی کو لڑائی یاد نہ آئے۔ جو کوئی خدا کا طالب ہے اور میری

محبت میں مبتلا ہے تو وہ یہاں رہے گا اور جو صرف نفس کا طالب ہے اور صرف روٹی کے لئے پڑا ہے وہ خود بھوکارہ کر چلا جائے گا۔[79]

رشوت خور قاضی کی قبر میں ڈال دوں گا!

ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں سنگھڑ سے بارش کی دعا کرانے کے لئے لوگ حاضر ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اُٹھے اور بادل کو میرا یہ پیغام دے: اگر ابھی بارش ہو جائے اور پہاڑی نالہ میں پانی آجائے تو بہتر ورنہ تمہیں رشوت خور قاضی کی قبر میں ڈال دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اسی وقت بادل آئے، خوب بارش ہوئی جس سے تمام علاقہ سیراب ہو گیا۔[80]

مقامِ محبوبیت پر فائز

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید حاجی خان کاتب فرماتے ہیں: مَیں ایک دن پاک پتن شریف حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس میں حاضر تھا حضرت میاں محمد باقر چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے میں ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جب میں نے اپنا تَعَارُف حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید ہونے کی حیثیت سے کرایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”جانتے ہو تمہارے پیر کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ عرض کیا: آپ ہی ارشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: حق تعالیٰ نے تمہارے پیر کو درجۂ محبوبیت عطا کیا ہے کہ قُطْبِیَّت و غوثیت کے تمام مقامات طے کر کے مقامِ محبوبیت پر پہنچ گئے ہیں۔“[81]

دینی خدمات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشاعتِ دین کو اپنی حیاتِ طیّبہ کی اصل قرار دیا، عمر بھر مَسندِ علم وحکمت بچھائے رکھی، عُلُوم ومَعارِف کی تَرْوِیج وترقی کے لئے مصروفِ عمل رہے، آپ کی جلائی ہوئی شمع کے گرد، دُور دُور سے پروانے جمع ہوئے، آپ کے فیضان سے ہزاروں ارادت مندوں نے فیض پایا، آپ کی آمد سے تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) مرجعِ اَنام اور مرکزِ علم وعرفان بن گیا، طالبانِ حق سینکڑوں میل طے کرکے تحصیلِ فیض کے لئے تونسہ شریف کی خاک کو چومنے پہنچے۔ اسلام کے عالمگیر پیغام سے انسانیت کو روشناس کرانے اوراس کی ابدی سچائیوں کو انسانی قلوب واذہان میں راسخ کرنے کے لئے جو کارنامہ اور عملی نمونہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیش کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ (82)

اولاد وامجاد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تین شہزادے تھے: (1) حضرت خواجہ گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (2) حضرت خواجہ درویش محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (3) غوثِ زماں حضرت عبدُ اللہ معصوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ ان تینوں شہزادوں کا انتقال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ظاہری حیات ہی میں ہوگیا تھا۔ (83)

خلفائے عظام

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے بے شمار لوگ

فیض یاب ہوئے جن میں عوام وخواص دونوں شامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے جس کو اہل پایا اُسے اپنی صحبت سے نواز کر مزید تراشہ اور خلافت عطافرما کر فیضانِ اسلام عام کرنے لئے بھیج دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفائے عظام کی تعداد ستّر ہے[84] اُن میں سے چند کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت صاحبزادہ خواجہ گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے فرزند اور مرید وخلیفہ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی وانکساری کے پیکر اور مخلوقِ خدا پر شفیق تھے، آپ کے دریائے سخاوت سے ہر ایک فیض یاب ہوتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال والدِ گرامی کی حیات میں ۱۱ رمضان المبارک ۱۲۶۰ھ کو ہوا۔[85]

(2) نبیرۂ پیر پٹھان حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے اور حضرت خواجہ گل محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہزادے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ماہِ ذوالحجۃ ۱۲۴۱ھ میں ہوئی، ظاہری تعلیم سے فراغت کے بعد باطنی تعلیم اپنے دادا حضور سے حاصل کی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت حاصل تھی، دادا حضور کے وصال کے بعد

آپ ہی جانشین مقرر ہوئے۔ پنجاب، ہند اور خراسان کے سینکڑوں لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر فیض یاب ہوئے۔ عارِف کامل حضرت خواجہ احمد میروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ * حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید تھے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ علامہ فضلِ حق خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لختِ جگر شمسُ العُلَمَاء علامہ عبدُ الحق خیر آبادی اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ احمد بخش صادق (مہتمم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید تھے۔ حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اصلاحِ اعمال کے لئے خوب کوشش فرمائی نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور غریب نواز تھے غریبوں کو قریب رکھتے، دنیاداروں سے کنارہ کش رہتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مساجد، مدارس اور لنگر خانے تعمیر کروائے۔ علاقہ مکینوں کی قراءتِ قرآن درست کروانے کا اہتمام، حرمین طیبین اور پاک پتن شریف کی خدمت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

* عارِف کامل حضرت خواجہ احمد میروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۲۵۰ھ مطابق 1834ء میں بلوچستان کے کوہستانی علاقے میں ہوئی۔ حفظ و ناظرہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وقت کے جلیلُ القدر اساتذہ سے علم دین حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت و ریاضت میں یگانۂ روز اور حلم و بردباری کے پیکر تھے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مساجد، مسافر خانے اور لنگر خانے تعمیر فرمائے۔ بروز بدھ ۵ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق 27 دسمبر 1911ء کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ میرا شریف (تحصیل پنڈی گھیپ، ضلع اٹک) میں آپ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔ (تذکرۂ اکابر اہلسنت، ص ۳۸، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۲۹۶ تا ۳۰۳)

کے خصوصی فضائل میں شامل ہے۔ جب قادیانیت کا فتنہ اٹھا تو اس کی سرکوبی کے لئے بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ ۲۹ جُمادی الاُولیٰ ۱۳۱۹ھ مطابق 13 ستمبر 1901ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک تونسہ شریف میں ہے۔ حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ تونسوی، حضرت خواجہ حافظ محمود تونسوی (بانی مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف) اور حضرت خواجہ حافظ احمد تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپ کے صاحبزادے ہیں۔(86)

(3) حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۱۶۴ھ مطابق 1750ء میں ہوئی، اپنے وقت کے جلیلُ القدر اَساتِذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکھڈ شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو شائقینِ علم پاک و ہند، کابل، قندھار اور بخارا سے کھنچے چلے آئے اور اِس چشمۂ فیض سے مُسْتَفِیْض ہونے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض و برکات سے مخلوقِ خدا فیض یاب ہوئی۔ ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ مطابق 1837ء کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا، آپ کا مزار مکھڈ شریف، ضلع اٹک میں مرجعِ خلائق ہے۔(87)

(4) حضرت حافظ سیّد محمد علی خیر آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۱۹۲ھ کو ہوئی، علم و فضل میں آپ کے

خاندان کو شہرت حاصل تھی بچپن ہی سے آپ کی طبیعت عبادت و ریاضت کی جانب مائل تھی، اپنے علاقے سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علمِ حدیث کے لئے دہلی پھر حرمین طیبین کا رُخ کیا جب کہ صحیح مسلم کا سماع حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا۔ علامہ فضلِ حق خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فُصُوصُ الحِکَم کا درس لیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔ خیر آباد میں آپ کی خانقاہ علم و فضل کا مرکز اور فُیُوض و بَرَکات کا منبع تھی۔ اودھ اور دکن میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی اشاعت میں اس خانقاہ کا کردار نہایت اہم ہے۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۲۶۶ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ [88]

(5) شمسُ العارفین حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت خواجہ شمسُ العَارِفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۲۱۴ھ مطابق 1799ء کو موضع سیال، ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب) میں ہوئی۔ [89] ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلطانُ العارِفین خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ [90] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک تقریباً 36 سال ہوئی تو آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلافت سے نوازا اور ہدایت فرمائی کہ بیعت کا کام بڑے اہتمام سے کرنا، اپنے اشغال (ذکر و فکر) میں مصروف ہو

کر اس کو نظر انداز نہ کر دینا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ اقدس پر سب سے پہلے آپ کے والدین کریمین نے بیعت کی پھر دیگر لوگ مرید ہوئے۔(91) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آسمانِ علم و عرفان پر مہر وماہ بن کر چمکے، مسندِ رشد وہدایت بچھائی، علم کے پیاسوں کے لئے درس گاہ قائم فرمائی، ظاہری وباطنی علوم کے دروازے کھول دیئے، خلقِ خدا پروانہ وار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تسکینِ دل وجان اور منزلِ مراد پائی، آپ نے رشد وہدایت کا پیغام اعلیٰ پیمانے پر خواص وعوام تک پہنچایا، اپنے روحانی فیض وکمال سے ایک عالَم کو سیراب کیا، بے شمار مریدین کو دَرَجۂ کمال تک پہنچایا، حضرت سیّد غلام حیدر شاہ جلالپوری اور حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپ کے مشہور خلفا میں سے ہیں۔(92) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان جلال پور شریف، گولڑہ شریف، معظم آباد شریف کی خانقاہوں سے دنیا بھر میں عام ہوا۔(93) ۴ ۲صفر المظفَّر ۱۳۰۰ ھجری کو وصال ہوا۔(94) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پرانوار سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا) صوبہ پنجاب پاکستان میں مَرجَعِ خَلائِق ہے۔(95)

علم وحکمت بھرے ملفوظات

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات علم وحکمت سے بھرپور ہوا کرتے، چند ملفوظات ملاحظہ کیجئے:

❀☜ اکثر لوگوں کی صورتیں انسانوں جیسی ہیں لیکن انسانوں کی سی

عادات وخصائل سے عاری ہیں، آدمیت اور انسانیّت تو عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال کا نام ہے۔

❀☜سالک دل میں دنیا کی محبت رکھ کر خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

❀☜جو دنیا کے پیچھے پڑتا ہے رات دن دنیوی خیالات میں مُستَغرَق ہے اور ذلیل وخوار ہو رہا ہے۔

❀☜بعض لوگ مظہرِ خیر ہوتے ہیں ان سے ہمیشہ اچھائی ہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض لوگ مظہرِ شر ہوتے ہیں ان سے برائی ہی ظاہر ہوتی ہے۔

❀☜آدمیوں کو لاحق ہونے والا رنج وغم ان کے برے اعمال کی شامت ہے۔

❀☜حرام کھانے والا تنگ دستی کا شکار رہتا ہے۔

❀☜خود کو سب سے زیادہ گناہ گار سمجھنے والا "نیک آدمی" اور خود کو سب سے زیادہ نیک سمجھنے والا "برا آدمی" ہے۔

❀☜دنیا کے موجود ہونے میں ہزاروں آفتیں ہیں اور اس کے نہ ہونے میں دونوں جہانوں کی عافیت ہے۔

❀☜اچھے اعمال "رحمتِ الٰہی" اور بُرے اعمال "قہرِ الٰہی" نازل ہونے کا سبب ہیں۔

❀☜مخلوق کی محتاجی میں ذِلّت ہے۔

❀ عالِم اور جاہل میں اتنا ہی فرق ہے جتنا "سونے" اور "مٹی" میں، علم تمام اوصاف حمیدہ (اچھی صفات) میں اعلیٰ صفت ہے اور جہالت اوصافِ رزیلہ (برائیوں) میں بدتر صفت ہے۔

❀ برے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے کیوں کہ صحبتِ بد انسان کو خراب کر دیتی ہے۔

❀ علم بغیر ہدایت کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

❀ قناعت وہ خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے ختم نہیں ہوتا۔[96]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی سیرت و کردار کو اپنانے اور ان کے علم و حکمت بھرے ملفوظات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامات

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باکرامت بزرگ تھے چند کرامات ملاحظہ کیجئے:

(۱) مکڑیوں نے نقصان پہنچانا چھوڑ دیا

باجرے کی تیار فصل کو مکڑیوں نے بہت نقصان پہنچایا تو لوگ آپ کی بارگاہ میں اس آزمائش سے نجات کے لئے فریاد لے کر حاضر ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

نے اُن لوگوں سے ارشاد فرمایا: ایک مکڑی پکڑ کر اُسے میری جانب سے کہو: ”اے مکڑی! تجھے تونسہ والا فقیر کہتا ہے کہ تو بھی خدا کی مخلوق ہے ہم بھی خدا کی مخلوق ہیں تمہارا رزق یہ گھاس ہے اِسے کھاؤ، ہمارا رزق باجرہ ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے پیدا کیا ہے اُسے ہم کھاتے ہیں پس ہمارے رزق میں کیوں دست درازی کرتی ہو۔ اگر باجرے سے باز آجاؤ تو بہتر ہے ورنہ تمہیں ماردوں گا۔“ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کی برکت سے مکڑیوں نے باجرے کو نقصان پہنچانا چھوڑ دیا۔(97)

(۲) گم شدہ بیٹا مل گیا

ایک شخص حسن علی رات دن اپنے کھیتوں میں کام کیا کرتا اور کبھی دو اور کبھی تین دن بعد گھر آتا، اس کام میں بارہ سالہ بیٹا یار محمد بھی اس کا ہاتھ بٹایا کرتا۔ ایک دن حسن علی کے بیٹے یار محمد کو اپنی والدہ کی یاد آئی تو وہ اپنے والد سے اجازت لے کر گھر چلا گیا۔ جب تین دن بعد حسن علی گھر واپس آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا بیٹا یار محمد گھر پہنچا ہی نہیں۔ لہٰذا وہ اپنے بیٹے کی تلاش میں دوڑ پڑا، شہر کا چپہ چپہ اور اطراف کے تمام گاؤں میں تلاش کیا مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا آخر کار تھک ہار کر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنی مشکل یوں بیان کی: میرا بیٹا کھو گیا ہے، بہت تلاش کیا مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا، اب ایک آپ ہی کی ذات گرامی وسیلہ ہے

خدارا! میرا بیٹا مجھ سے ملا دیجئے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پریشان حال کو تسلی دی پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام امور کا آغاز و انجام بخیر ہو اور ہمارے تمام کاموں کی انتہاء بھی بخیر ہو۔ پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی، اسی دوران کسی نے حسن علی کو بتایا کہ تیرا بیٹا آ گیا ہے اور باہر کھڑا ہے، فاتحہ کے اختتام پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر ادھر اُدھر دیکھے ارشاد فرمایا: حسن علی! تمہارا بیٹا آ گیا ہے۔ عرض کی: حضور! یہ آپ کی توجہ سے آ گیا ہے چنانچہ یار محمد آیا، سُلْطَانُ الْعَارِفِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا۔ حضرت سے اجازت لے کر گھر واپسی ہوئی تو حسن علی نے اپنے بیٹے سے پوچھا: واپس کس طرح آئے۔ اس نے بتایا: بابا! میں طلبِ علم کے ارادے سے دہلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا جب قریہ عبد الرحمٰن پہنچا تو وہاں کشتی نہ تھی تین دن کشتی کے انتظار میں رہا اور آج میں اسی علاقے کے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو ایک سوار نے میرے نزدیک آ کر کہا: اے بچے! تو یہاں کھیل رہا ہے اور تیرا باپ تیرے فراق میں گریہ وزاری کر رہا ہے میرے ساتھ آ، تا کہ میں تجھے تیرے گھر پہنچا دوں۔ یہ کہہ کر میرا بازو پکڑا، گھوڑے پر بٹھایا اور یہاں تونسہ لا کر اُتار دیا۔ (98)

(۳) ویرانے میں دستگیری فرمائی

حکیم میاں محمد بخش چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بادشاہ شجاعُ الملک کے لشکر سے بچھڑ گئے یہ بھی خوف تھا کہ آپ کو خراسانی گرفتار نہ کر لیں، جب جان پہ بن آئی

تو حکیم صاحب نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اِسْتِغَاثَہ پیش کیا، ابھی یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ یکایک پہاڑ کی اوٹ سے ایک گُھڑ سوار بر آمد ہوا اور اُن سے کہنے لگا: کہاں جاؤ گے؟ آپ نے کہا: میں بادشاہ شجاعُ الملک کے لشکر میں شامل تھا لیکن راستے میں بچھڑ گیا ہوں آپ کون ہیں؟ گُھڑ سوار نے اپنا تعلق بھی شجاعُ الملک کے لشکر سے بتایا اور حکیم صاحب کو ان کے لشکر تک پہنچا دیا۔(99)

(۴) چیونٹیاں گھر سے چلی گئیں

ایک مرتبہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی زیارت کے لئے مہار شریف تشریف لا رہے تھے جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہان پور پہنچے تو آپ کا ایک مرید عبدُ الوہاب بارگاہ میں حاضر ہوا اور یوں عرض کی: میرے گھر میں بڑی چیونٹیوں نے سوراخ کر دیا ہے، دن رات گھر میں گھومتی رہتی ہیں ایک لمحہ آرام نہیں ہے، دعا فرمایئے کہ یہ دفع ہو جائیں۔ اس کی عرض سُن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مرید سے فرمایا: جایئے اور میری طرف سے کہہ دیجئے کہ فلاں شخص تمہیں کہتا ہے کہ میرے گھر سے چلے جاؤ ورنہ تمہیں بہاولا لانگری والا مارے گا۔ جب یہ پیغام چیونٹیوں کو پہنچایا گیا تو فوراً وہ گھر سے چلی گئیں۔(100)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصال

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۷ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۲٦۷ھ مطابق 12 دسمبر 1850ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کے مزار پر نواب بہاولپور ثالث (1825ء تا 1852ء) مرید خواجہ تونسوی نے 85 ہزار روپے کی لاگت سے ایک عالیشان مقبرہ 1270ھ میں مکمل کرایا۔[101] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سالانہ عرسِ مقدس 5-6-7 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو انتہائی عقیدت و احترام اور شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے، جس میں نہ صرف پاکستان، بلکہ افغانستان، ہندوستان اور ایران سے زائرین جوق در جوق حاضری دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 103 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔
4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سُنّت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
5. ”مجلسِ مزاراتِ اولیا“ ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں

ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیا پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات

حلقہ نمبر 1: مزاراتِ اولیا پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2: وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3: نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4: نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5: راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6 درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7 نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبرز مدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیا پر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔ (102)

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حوالہ جات

(1)ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴ (2)مناقب المحبوبین، ص ۲۸۴ بتغیر قلیل(3) المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص۴۷۷، مناقب المحبوبین، ص۲۷۹(4)مناقب المحبوبین، ص۲۸۱(5) نزھۃ الخواطر، ۷/۲۲۷(6)مناقب المحبوبین، ص۵۵۷، ۵۵۶(7)مناقب المحبوبین، ص۲۷۹، انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۴۱(8)مناقب المحبوبین، ص۳۲۷(9)مناقب المحبوبین، ص۲۸۴(10)مناقب المحبوبین، ص۲۹۴ (11) صراط الجنان، ۷/۱۱۸(12)مناقب المحبوبین، ص۲۸۹(13) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۱(14)مناقب المحبوبین، ص۱۳۸(15)مناقب المحبوبین، ص۱۴۲، ۱۳۹(16)مناقب المحبوبین، ص ۱۵۰ (17) مناقب المحبوبین، ص۱۴۳، خزینۃ الاصفیاء، ۲/۴۷۹ تا ۴۸۲(18)مناقب المحبوبین، ص۱۹۴، المصطفیٰ و المرتضیٰ، ص ۴۷۲ (19)مناقب المحبوبین، ص۵۷۳، ۲۹۹(20)مناقب المحبوبین، ص۲۹۶(21)مناقب المحبوبین، ص۳۰۴ (22) مناقب المحبوبین، ص۳۰۴(23)مناقب المحبوبین، ص۵۴۳، ۳۱۴ (24)مناقب المحبوبین، ص۳۱۶(25)مناقب المحبوبین، ص۳۲۳ (26)مناقب المحبوبین، ص۳۲۶ (27)مناقب المحبوبین، ص۳۲۸ (28)نافع السالکین، ص۳۵۹(29)نافع السالکین، ص۵۹(30)مناقب المحبوبین، ص۵۷۵، ۵۷۴(31)مناقب المحبوبین، ص۵۷۵، (32)مناقب المحبوبین، ص۵۷۶،(33)ابو داود، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ما ھو؟، ۲/۱۳۷، حدیث: ۱۵۶۳ (34)مناقب المحبوبین، ص۳۵۷(35)مناقب المحبوبین، ص۳۶۸ (36)مناقب المحبوبین، ص۳۸۶ (37)مناقب المحبوبین، ص۴۵۷، نافع السالکین، ص۲۳۵(38)تاریخ مشائخ چشت، ص۵۳۴ ملخصاً، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص۱۷۶ ملخصاً(39) مرات العاشقین، ص۱۵۲، ۱۵۹، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۴۳(40)مرات العاشقین، ص۱۵۷ (41) مناقب المحبوبین، ص ۴۵۷ (42)مناقب المحبوبین، ص ۴۱۵(43)بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶(44)نافع السالکین، ص۳۳۳(45)نافع السالکین، ص۳۳۴(46)نافع السالکین، ص۸۹(47)نافع السالکین، ص۱۴۲(48)مناقب المحبوبین، ص۵۱۱(49)مناقب المحبوبین، ص۴۲۸(50)نافع السالکین، ص ۲۷۳(51)نافع السالکین، ص۶۳ (52)مناقب المحبوبین، ص۵۴۳(53)مناقب المحبوبین، ص۵۱۱(54)مناقب المحبوبین، ص۵۵۸ (55) الرسالۃ القشیریۃ، باب الاستقامۃ، ص ۲۴۰ (56)مرات العاشقین، ص۱۵۱(57)نافع السالکین، ص ۸۰ (58)مناقب المحبوبین، ص

۴۵۶(59)مناقب المحبوبین،ص۴۳۲(60)نافع السالکین،ص۸۹(61)نافع السالکین،ص۱۰۳(62)نافع السالکین، ص۱۴۶(63)نافع السالکین،ص۲۱۰(64)نافع السالکین،ص۵۲(65)نافع السالکین، ص۵۴ (66)نافع السالکین، ص۱۷۶(67)نافع السالکین،ص۱۷۸(68)غیبت کی تباہ کاریاں،ص۲۶ (69) نافع السالکین،ص۱۸۱ (70)فِردَوسُ الاَخبار، باب الطاء،۲/۴۶ ، حدیث:۳۷۴۲(71)سنن ابن ماجه،کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن، ۳/۲۱۸، حدیث: ۲۵۴۴ (72)موسوعة ابنِ اَبِی الدُّنیا،کتاب العقوبات ، باب الغیبة وذمها ، ۴/۳۵۷ ، رقم: ۵۶ (73)نافع السالکین، ص۱۹۱ (74)حضرت سلیمان تونسوی کے سو واقعات،ص۵۰(75)حضرت سلیمان تونسوی کے سو واقعات، ص۵۸ (76)حضرت سلیمان تونسوی کے سو واقعات،ص۵۹(77)نافع السالکین،ص۱۹۱(78)نافع السالکین، ص۲۰۱ (79) نافع السالکین،ص۲۱۸(80)مناقب المحبوبین،ص۴۷۴(81)مناقب المحبوبین،ص۴۸۰(82)المصطفٰی والمرتضٰی، ص۴۷۷ملخصا،تاریخ مشائخ چشت،ص۴۷۴ (83)مناقب المحبوبین،ص ۵۷۸تا۵۸۶(84)تاریخ مشائخ چشت، ص۵۰۳(85)مناقب المحبوبین،ص۵۷۸(86)مناقب المحبوبین،ص۵۸۷،تاریخ مشائخ چشت،ص۵۴۷، انسائیکلو پیڈیااولیائے کرام،۴ / ۲۲۶،۲۹۷، تذکرۂ کاملان رامپور،ص۲۰۰ (87)انسائیکلوپیڈیااولیائے کرام،۴/ ۱۲۶ ملخصًا (88)مناقب المحبوبین، ص۲۳۹،نافع السالکین، ص۲۵،تاریخ مشائخ چشت،ص۵۰۷ ملخصًا(89)تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت ،ص۱۷۵، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام ، ۴/۱۸۷(90)ملفوظات حیدری ،ص۶۰ملخصا(91)تاریخ مشائخ چشت،ص ۵۳۵ ملخصًا(92)تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت ،ص۱۷۷ملخصا، سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی،ص۱۵۳ملخصًا (93)المصطفٰی و المرتضٰی،ص۵۲۲(94)تذکرۂ علماء و مشائخ پاکستان و ہند، ۱/۴۶۳(95)سیرت حضرت شمس الدین سیالوی ،ص۱۵۸، سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی ،ص۱۵۶ (96)نافع السالکین،ص ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۷،۲۲۸،۲۳۶،۲۳۹،۲۴۸،۲۶۰ ، ۲۶۷،۲۶۶،۲۷۵،۲۷۷،۳۰۵،۱۰۱(97)مناقب المحبوبین،ص۴۹۳(98)مناقب المحبوبین،ص۴۸۹(99) مناقب المحبوبین ،ص ۴۴۸ (100)مناقب المحبوبین،ص۴۳۱ (101) المصطفٰی والمرتضٰی، ص۴۷۷ملخصا،مناقب المحبوبین،ص۵۲۹ (102)مزارات اولیا کی حکایات،ص۳۸

ماخذ و مراجع

کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	خزینۃ الاصفیاء	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیالاہور، 2001ء
صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت	فرید بک اسٹال، مرکز الاولیالاہور، 2000ء
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ	انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام	عبد اللہ اکیڈمی، مرکز الاولیالاہور، 2015ء
صحیح مسلم	دارالکتاب العربی بیروت، 2013ء	المصطفٰی والمرتضٰی	ضیاء القرآن، مرکز الاولیالاہور، 2003ء
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کے سو واقعات	اکبر بک سیلرز، مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ	سیرت حضرت شمس الدین سیالوی	اکبر بک سیلرز، مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابن ماجۃ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	مرأت العاشقین مترجم	تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، 1998ء
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ	ملفوظات حیدری	ادارہ حزب اللہ، آستانہ عالیہ جلالپور
موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنْیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ	تاریخ مشائخ چشت	زاویہ پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور، 2014ء
الرسالۃ القشیریۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ	نزھۃ الخواطر	مدینۃ الاولیاملتان شریف
تذکرۂ کاملانِ رامپور	خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ، 1986ء	تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند	پروگیسو بکس مرکز الاولیاء لاہور، 2013
مناقب المحبوبین	چشتیہ اکیڈمی، فیصل آباد، 1987ء	مزارات اولیا کی حکایات	مکتبۃ المدینۃ، باب المدینۃ کراچی
نافع السالکین	جہلم	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینۃ، باب المدینۃ کراچی

فہرس